بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/تیرھواں اجلاس

مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 23/اکتوبر 2009ء بمطابق 3/ذیقعد 1430ھ بروز جمعہ۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	وقفہ سوالات۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	10
4	تحریک التواء نمبر 2 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	11
5	مشترکہ قرارداد نمبر 24 منجانب مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر)۔	19
6	مشترکہ قرارداد نمبر 25 منجانب ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری (ممبر پاکستان نرسنگ کونسل)۔	31
7	باقاعدہ منظور شدہ تحریک التواء نمبر 1 پر عام بحث۔	37

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 23/اکتوبر 2009ء بمطابق 3/ذیقعد 1430ھ بروز جمعہ بوقت صبح 10 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سید مطیع اللہ آغا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

رَبَّنَالَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِیۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ج رَبَّنَاوَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَآ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ ج وَاعۡفُ عَنَّا وقفہ وَاغۡفِرۡلَنَا وقفہ وَارۡحَمۡنَا وقفہ اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ٥ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم ط

﴿پارہ نمبر۳ سورۃالبقرہ آیت نمبر۲۸۶﴾

ترجمہ: اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہوتو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہواور ہم سے درگزر فرما! اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّاالۡبَلَاغ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب کے تمام سوالات نمٹائے جاتے ہیں۔

جناب جے پرکاش: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب جے پرکاش: جناب سپیکر! پچھلے سیٹ اپ میں کیوبا حکومت نے ہمارے پاکستان سے ایک ہزار طلباء کے لئے سکالر دیئے تھے۔ وہاں ان بچوں کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور ہماری اقلیت کا ایک لڑکا بھی فوت ہوا ہے ان میں سے کچھ زخمی ہیں اور کچھ ٹھیک ہیں۔ اس کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔

(خاموشی اختیار کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب جے پرکاش: جناب! مجھے بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب جے پرکاش: جناب! 2009ء میں ایک مشترکہ قرارداد بسنت لعل گلشن، جے پرکاش، حاجی محمد نواز، ڈاکٹر فوزیہ مری وزراء صاحبان نے پیش کی جو کہ پاس ہوگئی۔ چونکہ قرارداد میں مفصل تفصیل دینا ممکن نہیں ہے۔لہٰذا اس قرارداد کا حصہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل تفصیل ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کارروائی کا حصہ بنایا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

☆128 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے۔کہ حیر دین فارم ٹو مارکیٹ اور اوستہ محمد فارم ٹو مارکیٹ روڈوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔اگر جواب اثبات میں ہے۔تو مذکورہ روڈوں کی تعمیر کب تک مکمل کی جائے گی۔فیز وائز تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈیرہ اللہ یار، حیر دین روڈ اور ڈیرہ اللہ یار، اوستہ محمد روڈ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔نیز مذکورہ سڑکوں کی مدت تکمیل درج ذیل ہے:۔

علاوہ ازیں متعلقہ ٹھیکیداروں کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ کام کی رفتار کو تیز کریں اور بروقت مکمل کریں۔ یہ تمام کارروائی فنڈز کی بروقت دستیابی پر منحصر ہوگی۔

نمبر شمار	نام سڑک	مدتِ تکمیل
1	ڈیرہ اللہ یار۔حیر دین روڈ سیکشن۔I	دسمبر 2009
2	ڈیرہ اللہ یار۔حیر دین روڈ سیکشن۔II	دسمبر 2009
3	ڈیرہ اللہ یار۔اوستہ محمد روڈ، سیکشن۔I	جون 2010
4	ڈیرہ اللہ یار۔اوستہ محمد روڈ، سیکشن۔II-A	دسمبر 2009

5	ڈیرہ اللہ یار۔اوستہ محمد روڈ، سیکشن۔II-B	جون2010

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! اس روڈ کو بنے ہوئے کم از کم آٹھ سال ہو گئے ہیں۔اور وہاں پر ٹھیکیدار کوئی کام نہیں کر رہا ہے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ٹریفک کا بڑا مسئلہ ہے یہ روڈ کب تک مکمل ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب! کچھ عرصہ پہلے تو وہاں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا اب اس پر کام شروع ہے انشاء اللہ اس کو جلد مکمل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

☆130 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔کہ کیڈٹ کالج جعفرآباد کیلئے گریڈ 1 تا4 کی چند آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں؟

(ب)اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے۔تو ان تخلیق کردہ آسامیوں کی کل تعداد کسقدر ہے۔نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ ان آسامیوں پر تعیناتیاں بھی عمل میں لائی گئی ہیں۔اگر جواب اثبات میں ہے۔تو کسقدر تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر تعلیم:

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔کوئی ضمنی؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

☆131 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ حکومت انٹر کالج ڈیرہ اللہ یار کو ڈگری کالج کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مذکورہ کالج کو کب تک ڈگری کا درجہ دیا جائے گا۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم:

جواب موصول نہیں ہوا

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! میں مشکور ہوں ڈیرہ اللہ یار میں ڈگری کالج بنانے کا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جو جواب دیا ہے وہ اس وعدے پر قائم رہیں گے کیونکہ نصیر آباد میں کوئی ڈگری کالج نہیں ہے۔

وزیر تعلیم: جناب! میں ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھتا ہوں کہ جعفر آباد میں میں نے گرلز کالج دے دیا ہے اور انشاءاللہ ڈیرہ اللہ یار کو اس دفعہ ڈگری کالج دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): معزز ممبر شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب محمد اسماعیل گُجر صاحب وزیر حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب گئے ہوئے ہیں انہوں نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصتیں منظور کی جائیں؟

(رخصتیں منظور ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنی تحریک التوا نمبر 1 پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر 1

میر ظہور حسین خان کھوسہ: میں اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ حیر دین، صحبت پور، ڈیرہ اللہ یار اور اوستہ محمد فارم ٹو مارکیٹ روڈ ایشائی ترقیاتی بنک کے قرضہ سے سال 2002ء میں کام شروع ہوا جبکہ یہ روڈ دورا ہا ہے۔ اس روڈ کو 06-2005ء میں مکمل ہونا تھا

لیکن سات سال گزر گئے تا حال یہ روڈ نامکمل ہے اور اس پر کام بند ہے آئے دن اس روڈ پر ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں کئی گاڑیاں روڈ خراب ہونے کی وجہ سے الٹ چکی ہیں۔ آدھا گھنٹہ کا سفر دو گھنٹہ میں طے ہوتا ہے یہ روڈ نامکمل ہونے کی وجہ سے حکومت بلوچستان کا کروڑوں روپیہ ضائع ہوا ہے اور عوام کا بھی نقصان ہے۔ (اخباری تراشہ منسلک ہے)

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔ محرک اپنی تحریک کی admissibility پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب سپیکر صاحب! بہت شکریہ۔ جناب والا! پہلے بھی اس قسم کے سوال اور تحریک التوا اس سوال کے متعلق آئی تھی یہ کوئی اسّی کلومیٹر روڈ ہے جو دورا ہا ہے۔ یہ 2001ء میں ایک کروڑ روپے سے ایک کلومیٹر کا کام شروع کیا گیا۔ ارتھ ورک ہو چکا ہے پتھر وہاں پڑ چکے ہیں لیکن وہاں پر بلیک ٹاپ نہیں کیا گیا اس کو 2006ء میں مکمل ہونا تھا۔ وہاں پر پتھر پڑے ہوئے ہیں اور اس وجہ سے آئے دن ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں۔ اور سفر مشکل ہو گیا ہے اور ضلع جعفر آباد ایک بڑی مارکیٹ ہے اناج کی۔ وہاں پر چاول، گندم اور سرسوں اس روڈ سے سینکڑوں ٹرک روز گزرتے ہیں لیکن کوئی امن وامان کا مسئلہ بھی نہیں ہے اور ٹھیکیدار چونکہ منافع انہوں نے کما لیا ہے ارتھ ورک اور پتھر کے کام میں۔ تو بلیک ٹاپ کے کام میں ان کو منافع کم ہے وہاں پر لاکھوں اور کروڑوں روپے کما لئے ہیں اور آگے وہ کام کرنا نہیں چاہتا ہے اس کے لئے ایشائی ترقیاتی بنک ہمیں روز روز قرضہ نہیں دیتا۔ اس میں حکومت پاکستان کا بھی پیسہ لگا ہوا ہے گورنمنٹ آف بلوچستان کا بھی پیسہ لگا ہوا ہے اور یہ ڈیرہ اللہ یار سے حیر دین اور اوستہ محمد تک۔ کہیں کہیں پر تھوڑا سا کام ہو رہا ہے لیکن باقی جگہوں پر نہیں ہے اس کا ٹائم بھی اسی سال ہے اس سال میں اس کو مکمل ہونا ہے ایشن ترقیاتی بنک نے اس کے لئے پہلے سے تین چار سال کی extention کی اجازت دی ہے۔ کہ اس کو 2006ء میں مکمل کرو پھر 2007ء کے لئے وقت دیا انہوں نے مکمل نہیں کیا پھر ان کو 2008ء کی مہلت دی اور ابھی 2009ء کے لئے انہوں نے آخری وارننگ دی ہے کہ اس روڈ کو مکمل کیا جائے اگر نہیں کیا تو حکومت بلوچستان اور ایشائی ترقیاتی بنک کے پیسے چلے جائیں گے۔ اور بعد میں بلوچستان گورنمنٹ کو اپنی جیب سے بھرنا پڑے گا۔ تو پہلے سے ہمارے ہاں بجٹ کی کمی ہے تو حکومت بلوچستان کس طرح سے اس روڈ کو مکمل کر سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی حکومت کی طرف سے کوئی موقف؟ جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو!

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب سپیکر صاحب! میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے جو تحریک التوا پیش کی ہے بالکل ان کی یہ تحریک التواحق بجانب ہے میں بھی اس کی حمایت کرتا ہوں۔ جہاںتک اس روڈ کا تعلق ہے ہماری حکومت سے پہلے اس کا ٹینڈر ہوا اس پر کام شروع ہوا بعد میں آپ کو معلوم ہے کہ وہاں کچھ واقعات ہوئے امن وامان کے۔ اس روڈ پر بم کا دھماکہ ہوا ٹھیکیداروں کو دھمکی دی گئی۔ تو اس وجہ سے کام میں رکاوٹ ہوئی ہے۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں اوستہ محمد، صحبت پور، ڈیرہ اللہ یار روڈ پر خصوصی محکمانہ ہماری توجہ ہے کہ اس کو جلد سے جلد مکمل کیا جائے انشاءاللہ اس پر کام جلد شروع کر دیں گے کچھ عرصے سے ٹھیکیدار باہر گیا ہوا تھا اس کو منگالیا ہے اور ریٹس کا آپ کو پتہ ہے کہ جو سریا 18 ہزار روپے ٹن تھا وہ اب 85 ہزار روپے ٹن ہو گیا ہے۔ ایسی کئی محکمانہ مشکلات تھیں لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ جلد اس پر کام شروع کیا جائے گا اور اس کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! میں عرض کرتا ہوں کہ جب سریا اس وقت اٹھارہ ہزار روپے ٹن تھا تو اس وقت انہوں نے اس کو کیوں مکمل نہیں کیا۔ جناب! اس کا اذلان شاہ اور شمیم آفریدی ٹھیکیدار ہیں دونوں کام نہیں کر رہے ہیں تھوڑا بہت اوستہ محمد کی طرف کام ہو رہا ہے۔ آنریبل منسٹر سے گزارش ہے کہ وہ اس پر توجہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رولنگ۔

حکومت کی مثبت یقین دہانی پر تحریک نمٹائی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنی قرارداد نمبر 20 پیش کریں۔

<u>قرار داد نمبر 20</u>

میر ظہور حسین خان کھوسہ: ہرگاہ جعفر آباد اور نصیر آباد کے اضلاع کا شمار سوئی گیس کے قریب ترین علاقوں میں ہوتا ہے ان اضلاع کے اکثر دیہات/گاؤں سوئی گیس سے تقریباً ایک کلومیٹر سے لیکر 5 کلومیٹر اور بعض ایک فرلانگ سے لیکر 3 فرلانگ کے فاصلے پر واقع ہیں۔ اتنے انتہائی کم فاصلے پر سے گیس پائپ لائن گزرنے کے باوجود مذکورہ اضلاع کے درجہ ذیل دیہاتوں/گاؤں کو گیس جیسی بنیادی سہولت کی فراہمی سے یکسر طور پر محروم رکھا گیا ہے۔

<u>**سیریل نمبر 1**</u>

1۔گاؤں محمد اکبر خان جروار **گنڈر تحصیل صحبت پور ضلع جعفر آباد۔**

2۔ایضاً میر حسن کھوسہ دیہ سیکھڑہ یونین کونسل گنڈر تحصیل صحبت پور ضلع جعفر آباد

3- ایضاً	حاجی دولت خان کھوسہ	ایضاً		ایضاً	
4- ایضاً	جعفر خان کھوسہ	ایضاً		ایضاً	
5- ایضاً	سخی کرم خان جروار	ایضاً		ایضاً	
6- ایضاً	اکبر خان کھوسہ مانجھانی	ایضاً		ایضاً	
7- ایضاً	موزن نور محمد کھوسہ مانجھانی	ایضاً		ایضاً	
8- ایضاً	میر ظہور حسین خان کھوسہ	ایضاً		ایضاً	
9- ایضاً	خیر دین (رضا محمد خان کھوسہ)	ایضاً		ایضاً	

<u>سیریل نمبر2</u>

1- ایضاً	نور پور	یونین کونسل نور پور		ایضاً	
2- ایضاً	حاجی عبدالمجید خان کھوسہ	ایضاً		ایضاً	
3- ایضاً	رسول بخش لانگو	ایضاً		ایضاً	

<u>سیریل نمبر3</u>

1- ایضاً	ملگزار خان سہجانی کھوسہ	یونین کونسل دیہ چٹن پٹی		ایضاً	
2- ایضاً	بشیر خان کھوسہ	یونین کونسل ڈرگئی		ایضاً	
3- ایضاً	عبدالفتاح	دیہ حیات خان		ایضاً	
4- ایضاً	چناواہی	ایضاً		ایضاً	
5- ایضاً	حاجی محمد عمر کھوسہ	دیہ حیات خان		ایضاً	
6- ایضاً	جھنڈا تالاب	دیہ ڈانڈا		ایضاً	
7- ایضاً	سخی سکندر خان کھوسہ	دیہ ڈانڈا		ایضاً	
8- ایضاً	صفدر علی خان کھوسہ	دیہ ڈرگئی		ایضاً	
9- ایضاً	غلام مصطفے خان کھوسہ	دیہ دولت گھاڑی	ایضاً	چھتر	نصیر آباد
10-ایضاً	اکبر خان کھوسہ	دیہ دولت گھاڑی		ایضاً	
11-ایضاً	اعتبار خان کھوسہ	دیہ دولت گھاڑی		ایضاً	
12- ایضاً	مجیب الرحمٰن خان کھوسہ	دیہ دولت گھاڑی		ایضاً	

13۔ایضاً	زیاد علی خان کھوسہ	دیہ دولت گھاڑی	ایضاً
14۔ایضاً	سردار خان کھوسہ	دیہ دولت گھاڑی	ایضاً
15۔ایضاً	عبدالمجید خان کھوسہ	دیہ دولت گھاڑی	ایضاً

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مذکورہ بالا دیہاتوں/گاؤں کو فوری طور پر گیس کی سہولت فراہم کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد نمبر 20 پیش ہوئی۔محرک اپنی قرارداد کی admissibility پر کچھ بولنا چاہیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جی۔ضلع جعفر آباد اور نصیر آباد ڈیرہ بگٹی سے ملحقہ علاقے ہیں اور وہاں پر گیس ہے۔اور اصولی طور پر یہ حق بنتا ہے کہ جو نزدیک ضلعے ہیں جو ملحقہ ہیں اُن کو گیس فراہم کی جائے۔اور چونکہ اوچ گیس پلانٹ وہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔سوئی وہاں سے بیس تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔اور لائنیں وہاں پر روڈوں کے ساتھ بچھی ہوئی ہیں اور کوئی گاؤں ایک فرلانگ پر ہے کوئی آدھے فرلانگ پر ہے کوئی دو فرلانگ پر ہے کوئی پانچ فرلانگ پر ہے کوئی ایک کلومیٹر پر ہے کوئی دو کلومیٹر پر ہے۔اِنکے لئے گیس والوں کا اصول بھی ہے پالیسی بھی ہے کہ پانچ کلومیٹر کے اندر جو گاؤں لائن کے نزدیک ہوں اُن کو گیس مہیا کی جائے۔پانچ کلومیٹر تو اپنی جگہ پر ہے اِنہوں نے ایک فرلانگ سے یا جس گاؤں سے وہ گزر رہی ہے وہاں اُنہوں نے گیس مہیا نہیں کی ہے۔تو گیس کمپنی واپڈا سے بھی زیادہ سفید ہاتھی ہے وہ اِس طرف توجہ نہیں دے رہی ہے۔اور پہلے پندرہ بیس سال ہم اپوزیشن میں رہے ہیں اِس کے باوجود ابھی ہم ٹریژری بینچز میں ہیں اور پھر بھی اگر ہمارے علاقے کو گیس مہیا نہ ہو اور لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچے تو لوگ پھر ہم سے ناراض ہوں گے۔وہاں پر لکڑیاں ہیں نہیں، وہاں پر کوئلہ ہے نہیں اور وہاں گیس کے بغیر ہم اپنے گھر کے چولہے کیسے جلا سکیں۔لہٰذا اِس ایوان کے ذریعے وفاقی حکومت کو کہا جائے اُس کو مجبور کیا جائے کہ ہمارے اِس علاقے میں جو بھی گاؤں ہیں اِن کو بھی اور اِس کے علاوہ جو دوسرے نزدیکی گاؤں ہیں اُن کو بھی گیس کے کنکشن دیں۔شکریہ جناب!

جناب جے پرکاش: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جے پرکاش!

جناب جے پرکاش: اِس قرارداد کی میں بھی حمایت کرتا ہوں یہ ہمارے ضلع سے تعلق رکھتی ہے۔اور اِسکے ساتھ ساتھ یہ گوش گزار کروں گا کہ ڈیرہ اللہ یار میں گیس والوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ وہاں گیس کا پریشر بہت کم

کر دیتے ہیں۔ایک تو وہاں پر بجلی کی بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ مسلسل منع کرنے کے باوجود بھی وہ کر دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ لوڈ شیڈنگ نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ کرتے ہیں۔پھر یہ گیس کا پریشر بھی کم ہو تو اُس میں پبلک کو تکلیف ہوتی ہے اور اِس جدید دَور میں یہاں کوئٹہ چونکہ حلقہ پورا بلوچستان میرا ہے یہاں پر شانتی نگر کوئٹہ میں ایک فرلانگ کی بھی دُوری نہیں ہے وہاں پر اقلیت والوں کا محلّہ ہے تقریباً وہاں سو سے زیادہ لوگ رہتے ہیں اُن کو گیس والے گیس نہیں دے رہے ہیں۔اُن کو بھی ہدایت کی جائے' کیونکہ وہ بھی کوئٹہ اور پاکستان کے شہری باشندے ہیں اُن کو جلد از جلد گیس فراہم کریں۔شکریہ۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب سپیکر صاحب! جے پرکاش صاحب نے یہ صحیح فرمایا ہے ڈیرہ مراد جمالی' ڈیرہ اللہ یار مسلسل وہاں پر گیس کا پریشر low ہوتا ہے گیس کے ہوتے ہوئے بھی وہ مجبور ہیں باہر سے لکڑیاں لا کے جلاتے ہیں۔ڈیرہ اللہ یار ہیڈ کوارٹر ہے جعفر آباد کا' اور ڈیرہ مراد جمالی ہیڈ کوارٹر ہے نصیر آباد کا لیکن وہاں پر گیس پریشر ہے نہیں مسلسل گرمی ہو یا سردی' اُن کو پابند کیا جائے کہ گیس پریشر کو برابر رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں بھی اِسکے حق میں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میر ظہور حسین کھوسہ اپنی قرارداد نمبر 21 پیش کریں۔

قرارداد نمبر 21

میر ظہور حسین خان کھوسہ: ہر گاہ گزشتہ دو سالوں کے دوران شدید بارشوں کے نتیجہ میں تمام صوبہ بالخصوص جعفر آباد، نصیر آباد اور جھل مگسی کے اضلاع بُری طرح متاثر ہوئے ہیں۔جسکی وجہ سے مرکزی حکومت نے تمام صوبہ کو آفت زدہ قرار دیا ہے لیکن صوبہ کے زمینداروں کی کوئی مالی مدد و دادرسی نہیں کی۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان کے تمام زمینداروں کے تمام زرعی قرضہ جات معاف کیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد نمبر 21 پیش ہوئی۔کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility پر کچھ بولنا چاہیں گے؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب سپیکر صاحب! آپ کے علم میں ہے کہ بلوچستان ایک خشک علاقہ ہے۔یہاں پر عرصہ بیس سال سے برساتیں نہیں ہو رہی ہیں اور بجلی کی یہ حالت ہے کہ اگر چار گھنٹے بجلی ہے تو بیس گھنٹے

نہیں ہے۔ جہاں ٹیوب ویل چل رہے ہیں وہاں چالیس چالیس گھنٹے بجلی نہیں ہے۔ بلکہ پانچ پانچ روز بھی بجلی نہیں ہے اور لوگوں نے اپنی زمینیں اپنی جائیدادیں بیچ کر ٹیوب ویل لگائے ہیں لیکن بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اُن کو بڑا نقصان اور تباہی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اِس کے علاوہ تین سال سے ضلع جعفر آباد' نصیر آباد اور جھل مگسی میں زیادہ بارشیں ہوئیں جس کی وجہ سے وہاں کا پیڈی' چاول' گندم تباہ ہو چکی ہے۔ لیکن کئی دفعہ اِس ایوان میں قراردادیں منظور ہوئیں کہ صوبہ بلوچستان کے تمام زمینداروں کے چاہے چھوٹے ہوں درمیانے ہوں اُن کے قرضے معاف کیئے جائیں۔ لیکن مرکزی حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ لہٰذا یہ صوبے کا ایک اہم مسئلہ ہے اور لوگ پریشان ہیں تو میں اِس قرارداد کے ذریعے ایوان سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اِس کو منظور کرے اور وفاق کو پابند کرے کہ وہ صوبہ بلوچستان کے زرعی قرضہ جات کو معاف کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح۔ جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو!

وزیر مواصلات وتعمیرات: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں میر ظہور حسین کھوسہ صاحب کی اِس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے اِس میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ اِس کو مشترکہ قرارداد کی جائے بابو محمد امین' میرا' میر ظہور حسین کھوسہ اور عاصم کُرد گیلو کا نام بلکہ پورے ایوان کی مشترکہ قرارداد ہو۔ چونکہ ان علاقوں میں جھل مگسی' نصیر آباد' بولان' جعفر آباد یہاں دو سال پہلے بہت بارشیں ہوئیں' پچھلے سال بھی بارشوں کی وجہ سے فصلیں تباہ ہوئیں۔ تو اِس قرارداد کی ہم سب حمایت کرتے ہیں کہ حکومت وہاں جو زرعی قرضے' جس طرح کہ پچھلے سال وزیر اعلیٰ بلوچستان نے نصیر آباد جعفر آباد جھل مگسی کو آفت زدہ علاقہ قرار دے کر آبیانہ مالیہ معاف کر دیا تھا' اِسی طریقے سے زرعی قرضے جو وہاں کے چھوٹے چھوٹے کسانوں پر ہیں اُن کو بھی وفاقی حکومت یا جن مالیاتی اداروں سے قرضہ جات لوگ لے رکھے ہیں اُنہیں معاف کئے جائیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر اریگیشن!

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی وبرقیات): جناب! میں اِس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ پچھلے اَدوار سے سارے بلوچستان کے لوگ یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ جی بلوچستان میں جو زرعی قرضے ہیں اُن کو معاف کیا جائے۔ شاید جناب! آپ کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ جنرل مشرف کے دَور میں ژوب اور قلات کے زرعی قرضے معاف کیئے گئے تھے۔ پچھلے دنوں پریذیڈنٹ صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی تو میں نے اُن سے یہی گزارش کی کہ جناب جو بلوچستان کے قرضے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ دو لاکھ، تین لاکھ یا چار لاکھ۔ ایسا نہیں ہے کہ پنجاب کی طرح کوئی چوہدری آ کے کروڑ روپے لیتا ہے۔ یہاں زیادہ سے زیادہ کسی زمیندار نے ایک

ٹریکٹر لیا ہوا ہے یا ایک ٹیوب ویل کیلئے ایک لاکھ روپیہ قرضہ لیا ہوا ہے اُس پر جو سود لگا ہے وہ چھ سات لاکھ روپے تک پہنچا ہے۔ ہم نے اُن سے گزارش کی کہ ان کے قرضے معاف کیئے جائیں اگر آپ قرضے معاف نہیں کر سکتے تو مہربانی کر کے ان قرضوں پر جو سود ہے وہ معاف کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں اِس قرارداد میں جعفرآباد، نصیرآباد یا بولان کا ذکر نہیں پورے بلوچستان کی بات ہے۔ یہ کافی عرصے سے چلا آرہا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے پیکیج کی جو بات ہو رہی ہے پتہ نہیں یہ کب تک ہوگا کافی عرصے سے سُن رہے ہیں بلکہ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اِسی پیکیج میں زرعی قرضوں کو بھی شامل کیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ اِس قرارداد میں اِس چیز کو شامل کیا جائے اگر دوستوں کو اعتراض نہ ہو۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ظہور کھوسہ صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: واقعی سردار صاحب کا کہنا بجا ہے کہ دو لاکھ ڈیڑھ لاکھ ڈھائی لاکھ ہمارے لوگوں نے لیئے ہیں لیکن ابھی وہ اُس کا جو پرسینٹیج ہے جو سود ہے وہ آٹھ لاکھ سات لاکھ چھ لاکھ ہو گیا ہے جس کو زمیندار دے نہیں سکتا ہے۔ تو اِس ترمیم کے ساتھ کہ اگر وہ اصل رقم نہیں چھوڑتے ہیں تو کم از کم سود کو ختم کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں حمایت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جے پرکاش!

جناب جے پرکاش: اِس میں ایک چیز میں add کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ جو چاول ہے سُنا ہے کہ گورنمنٹ نے اُن کا ریٹ چھ سو روپے رکھا ہے۔ اِس ریٹ میں تو بزگر بیچاروں کا گزارہ نہیں ہوگا نہ زمیندار کا۔ اِس ریٹ کو بڑھایا جائے۔ اور کھاد اِتنی مہنگی ہے کہ کوئی پورا ہی نہیں کر سکتا ہے۔ جب بیروزگاری ہوگی تو اِس سے بدامنی پھیلنے کا شدید خطرہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر لاء!

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر قانون و پارلیمانی امور و انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ سپیکر صاحب! جیسے کہ یہ قرارداد میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے پیش کی اور سب نے اِس کی حمایت کی تو میں بھی اس کی حمایت کرتی ہوں چونکہ ایک زمیندارانہ خاندان سے میرا تعلق ہے اور خود بھی ایک زمیندار ہوں۔ جیسا کہ 2007ء میں جو نقصانات ہوئے تھے ابھی تک ہم اُسی کا شکار ہیں جیسے ہمارے منسٹر اریگیشن نے بتایا کہ پچھلے دنوں ہماری ملاقات پرائم منسٹر صاحب ہوئی تھی اور ہم نے اُن کو بھی ریکوئیسٹ کی تھی اور بارہا جب بھی ہم جاتے ہیں وفاقی حکومت سے ہم یہ ریکوئیسٹ کرتے ہیں کہ ہمارے جو چھوٹے زمیندار ہیں ان پر قرضہ جات سود کی وجہ سے زیادہ

بڑھ گیا ہے اور اُن پر سود بڑھ گیا ہے تو اِن کو معاف کیا جائے۔ جیسے قلات اور ژوب میں اُنہوں نے معاف کیا تھا تو میرے خیال میں ضلع نصیرآباد اور جعفرآباد میں بھی اِسے معاف کیا جائے اور ہماری پورے ہاؤس کی یہ ریکوئیسٹ ہے کہ صرف جعفرآباد اور نصیرآباد flood سے متاثر نہیں ہوئے بلکہ تقریباً 80 فیصد ہمارے بلوچستان کے جو اضلاع ہیں وہ 2007ء کے flood سے affect ہوئے ہیں۔ اور ابھی معزز رکن جے پرکاش صاحب نے mention کیا تھا کہ پَیڈی کی فصل اُتر رہی ہے اور ریٹس اُنہوں نے کم کر دیئے ہیں واقعی یہ زیادتی ہے کیونکہ inputs جو ہم دیتے ہیں جیسے کھاد اور دوائیاں وغیرہ تو اُن کی قیمت بہت ہی زیادہ ہے اور ہمیں جب اُس کا output ملتا ہے جیسے کہ ہم بیچتے ہیں تو اُس کا منافع اِتنا نہیں ہوتا ہے۔ تو میرے خیال میں جتنے بھی ہمارے ہاؤس کے ممبرز بیٹھے ہیں میرے ساتھ یہ اتفاق کرتے ہیں اور اُن سے ہم ریکوئیسٹ کرتے ہیں ایک تو پراونشل گورنمنٹ سے ہماری یہ ریکوئیسٹ ہے کہ اِس کی قیمت بڑھادی جائے اور secondly یہ ہے کہ جتنے بھی ہمارے قرضہ جات ہیں اِن کو معاف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی حبیب حسنی صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا اور QGWSP): جناب سپیکر صاحب! میں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں جو ظہور حسین کھوسہ صاحب لائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف جعفرآباد اور نصیرآباد نہیں بلکہ یہ بیلٹ واشک، خاران، نوشکی، چاغی، خضدار اور نال بھی گذشتہ سیلاب سے بُری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اُس ٹائم یہ کہا گیا کہ اُن کے جو نقصانات ہوئے ہیں جو زمین اور بندات وہاں تباہ ہوئے ہیں حکومت کی طرف سے ڈوزر گھنٹے دیئے جائیں گے یا مکانات بنانے کے لئے پیسے دیئے جائیں گے۔ لیکن تاحال لوگ کُھلے آسمان تلے بیٹھے ہیں۔ ابھی بھی ایسے علاقے موجود ہیں جہاں پر لوگ ٹینٹوں میں رہ رہے ہیں۔ تو اِس میں یہ بھی ترمیم کی جائے کہ جو نقصانات ہوئے تھے جو بندات اِن علاقوں میں تباہ ہوئے تھے اُن کا بھی فوراً ازالہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عبدالرحمٰن صاحب!

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): شکریہ جناب سپیکر! حقیقت ہے ایک تو قدرت کی طرف سے قحط سالی ایک آفت ہوتی ہے ایک مرکز کی طرف سے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو مرکز کی طرف سے ساٹھ، باسٹھ سال ہوئے ہیں بلوچستان قحط کی زد میں ہے۔ تو موجودہ گورنمنٹ خاص کر پیپلز پارٹی کی ہے، جمہوری حکومت یہ دعویٰ مسلسل کرتی ہے کہ جی ہم بلوچستان کو پیکیج دیں گے۔ پیکیج کا ابھی تک ہمیں پتہ نہیں کہ وہ کیا ہے؟ یہ جلد از جلد ہو ہمیں آگاہ کیا جائے آیا اِس میں کچھ ہے یا نہیں تاکہ کہ عوام کو تسلی ہو جائے کہ اِس میں ہے کیا؟ اور میں اِس قرارداد کی

مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور وفاقی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جو بھی قرضہ ہے چھوٹے جو زمیندار ہیں ہمارے بلوچستان میں ایک ہی ڈسٹرکٹ نصیر آباد جھل مگسی ہے جہاں نہر کے پانی سے کاشتکاری زمینداری ہوتی ہے باقی پورے بلوچستان میں ٹیوب ویل کے ذریعے ہوتی ہے۔ بلوچستان میں بجلی کی حالت یہ ہے کہ اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس گھنٹے مسلسل لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ تو اِس سے ہمارے زمیندار زیادہ پریشان ہیں۔ لہٰذا میں وفاقی حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ جتنے بھی قرضے ہیں اُن کو معاف کیا جائے۔ اگر اصل رقم معاف نہیں کی جاتی تو سود کو کم از کم معاف کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تمام ایوان کی طرف سے قرارداد ہے۔۔۔۔ (مداخلت)۔ جی

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تمام ایوان کی طرف سے قرارداد ہے۔ جی سلیم کھوسہ صاحب!

جناب سلیم احمد کھوسہ: جناب سپیکر صاحب! اس اہم مسئلے پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں میں بھی اس قرارداد کی فوری حمایت کرتا ہوں۔ جناب والا! یہ قرارداد ہم لوگوں نے 2007ء میں بھی منظور کی تھی لیکن پتہ نہیں وفاقی حکومت ہماری قراردادوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتی ہے پتہ نہیں کیا کرتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ بلے آپ اپنی اسمبلی کی انتظامیہ سے پوچھ لیں 2007ء میں بھی یہ منظور ہو چکی تھی جعفر آباد، نصیر آباد اور جھل مگسی یہ سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں پچھلی اور حالیہ برساتوں سے 80% سے زیادہ لوگ متاثر ہوئے ہیں چونکہ وہاں کے لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت پر منحصر ہے۔ جناب والا! میں اس ایوان کے سامنے تجویز رکھتا ہوں اگر آپ اجازت دیں بجائے اس کے ایک تو یہ قرارداد منظور ہونی چاہیے اس کے ساتھ ساتھ اس ایوان سے ایک کمیٹی بنائی جائے جو وہاں جا کر وفاق سے حکام بالا سے اس پر عملدرآمد بھی کروائے کیونکہ اس سے ہمارے لوگ ڈائریکٹ متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ پورے بلوچستان کے 80% سے زیادہ لوگ متاثر ہوئے ہیں یہ میری ایک تجویز ہے گزارش ہے اس پر اسطرح کی کوئی رولنگ دیں جس پر عمل بھی ہو سکے بجائے کہ صرف قرارداد پاس کی جائے وہاں ہماری قراردادوں پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا اگر آپ اجازت دیں اور یہ قرارداد منظور ہونی چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر فنانس!

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب! بلوچستان میں تقریباً 8 سال سے زیادہ جو قحط سالی آئی تھی، اس میں لوگوں کے باغات سارے تباہ ہو گئے تقریباً 35 لاکھ مال مویشی مر گئے اسکے بعد دو flood سارے بلوچستان میں آئے اور ہمارے ضلع بولان اور جھل مگسی اس سے کافی متاثر ہوئے۔

سپیکر صاحب! جب میں ریونیو منسٹر تھا تو اس وقت وفاقی گورنمنٹ نے کہا کہ ان نقصانات کا تخمینہ لگا کر انکا ازالہ کرینگے ہم نے اس وقت سارے بلوچستان میں نقصانات کا تخمینہ لگایا تقریباً 16 بلین روپے بنتے تھے اس کے بعد وفاقی گورنمنٹ سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ یہ رقم ہم نہیں دے سکتے ہیں 8 بلین دینگے مگر وہ بھی نہیں پہنچے اس دفعہ میں، ہمارے سی ایم صاحب اور کابینہ کے کچھ ارکان صادق عمرانی صاحب بھی تھے ہم نے صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب کے سامنے یہ ایشو اٹھایا جو ہمارے نقصانات کے حوالے سے جو 8 بلین رہتے ہیں وہ ہمیں دیدیں اور انہوں نے کہا کہ ہم دینگے اور اس دفعہ بھی ہم انشاء اللہ یہی چاہتے ہیں کہ جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں سپیکر صاحب! دیے جائیں جیسے حسنی صاحب نے کہا جتنے بھی لوگوں کے گھر بار تباہ ہوئے ہیں مھڑی ایک گاؤں ہے جس میں تقریباً تین ہزار لوگ رہتے ہیں جناب سپیکر صاحب! اس دفعہ بھی گئے اور الیکشن میں بھی گئے تھے وہ آسمان تلے ایسے پڑے ہوئے ہیں ان کا کوئی گھر بار نہیں ہے جو ٹینٹ وغیرہ دیے تھے وہ بھی پھٹ گئے ہیں ابھی تو وہ اسی آسرے میں کہ گورنمنٹ ہمیں ریلیف دیگی کہ ہم اپنے گھر بنا سکیں اس کے علاوہ جو ہماری محترمہ مگسی صاحبہ نے بات کی کہ قلات اور ژوب میں زرعی قرضے معاف ہوئے ہیں تو بلوچستان کے دوسرے علاقوں کی حالت بھی اسی طرح ہے ان کے بھی قرضے معاف کیے جائیں اس دفعہ وزیر اعظم صاحب سے، نواب صاحب بھی تھے ہم نے بات کی اور ان پر زور دیا کہ یہ قرضے ختم ہوں جیسے ژوب کے پانچ پانچ لاکھ روپے تھے ختم ہوئے ابھی جو ہمارے آنریبل منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان قرضوں پر سود اتنا بڑھ گیا ہے کہ لوگ اسے ادا نہیں کر سکتے ہیں ایک تو 8 سال کی قحط سالی تھی اور اس کے بعد جو flood آیا اس نے لوگوں کو تباہ و برباد کیا ابھی بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہے اس سے بالکل لوگ تباہ ہو گئے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے زمینداروں کے جتنے بھی قرضے ہیں مع سود کے وہ سارے ختم کیے جائیں کیونکہ ان قرضوں کو دینے کی ان میں سکت نہیں ہے جب ان کے پاس دینے کیلئے کچھ نہیں ہے تو آپ ان سے کیا وصول کرینگے لوگوں کے وارنٹ نکالتے ہیں آئے دن لوگ آتے ہیں کہ بینکنگ کورٹ سے ہمارے وارنٹ نکلے ہیں جناب سپیکر! جب ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے آپ ان کو جیل میں ڈالیں جو کچھ کریں ان سے کچھ نہیں نکلے گا میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے جتنے زرعی قرضے ہیں وہ معاف کیے جائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔ جی منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! اپوزیشن کے ہوتے ہوئے بڑی قرار دادیں یہاں سے ہم نے move کی ہیں جیسا کہ سلیم کھوسہ صاحب نے کہا جب تک ہاؤس ایک فوکل پرسن وہاں appoint نہیں کریگا اس وقت

تک یہ معاملے کبھی بھی حل نہیں ہونگے چونکہ ہر منسٹر اپنے ذاتی کام کے لئے تو جا سکتا ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کے کام کے لئے سیکرٹریز کو لے جانا پڑتا ہے جب ان تمام کاموں کے لئے ہم وہاں پہنچتے ہیں تو وہاں وفاقی سیکرٹری موجود نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہمارا جو پیسہ ہے وہ بھی ضائع ہوتا ہے فوکل پرسن کا appiontment ایسا ہے کہ ہمارا کوئی بھی ایک سینئر سیکرٹری اس کو وہاں اسلام آباد میں ایک دفتر کھول کے دیا جائے وہ تمام جتنے ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ وہاں بیٹھ کے lookafter کرے اور وہاں ہماری جو قرارداد جاتی ہے یا جو بھی اسکیمات ہم وہاں بھیجتے ہیں ایجوکیشن کی ہیلتھ کی یعنی جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کی ہم بھیجتے ہیں تو اس کے لئے یہ ہونا چاہیے کہ کم از کم وہ فوکل پرسن ان کو lookafter کرے ڈیپارٹمنٹ ہمارا وہاں موجود ہو اب وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں ہمارے نام سے ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے لیکن اس کا تعلق پنجاب سے ہے اس کو کوئی انٹریسٹ نہیں ہے کہ بارکھان میں کیا ہو رہا ہے گوادر، پسنی اور تربت میں کیا ہو رہا ہے ژوب اور لورالائی میں کیا ہو رہا ہے چمن اور قلعہ عبداللہ میں کیا ہو رہا ہے وڈھ اور نال میں کیا ہو رہا ہے تو ان چیزوں کیلئے وہ تو ہم سمجھتے ہیں کہ جتنے مسائل آج پیش کیے گئے ہیں اسکا واحد حل یہ ہے کہ وہاں پر ایک ایسے سیکرٹری کا appointment کیا جائے جو 20 گریڈ کا آفیسر ہو وہاں اسے ڈیپارٹمنٹ بنایا جائے اور بلوچستان کے حوالے سے وہ ہمارے کاموں کو lookafter کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تمام ایوان کی مشترکہ قرارداد ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں جو میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے پیش کی جو زمینداروں کے قرضہ جات کے متعلق تھی اس کے ساتھ ساتھ میرے آنے سے پہلے ایک قرارداد جو گیس کے حوالے سے تھی منظور ہو چکی ہے اس میں میری یہ التجا ہے کہ اس میں جتنے دیہات اور گاؤں دیے ہیں ان کے علاوہ کچھ ہمارے بھی گاؤں وہاں پر ہیں میر صاحب نے صرف ان گاؤں کو mention کیا ہے جو ان کے اپنے علاقے میں ہیں۔ وہاں پر ہیڈ وال ہے، ہانبھی ہے، مہر علی ہے، گوٹھ میر شوا گل ہے کئی اور اس طرح کے گاؤں ہیں جن کو اس میں ضرور شامل کیا جائے اور اس کے علاوہ جس طرح بیگم مگسی صاحبہ نے بات کی کہ پاسکو کا پچھلے سال بہت زیادہ نقصان ہوا ہے خاص کر کے جو چھوٹے ہمارے کاشتکار ہیں ان کی ساری پیڈی ضائع گئی تو اس ایوان سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں اس کے توسط سے کہ پاسکو کو پابند کیا جائے اور اس سے پہلے جس طرح سے پیڈی کی کاشت آتی ہے تو چھوٹے کاشتکاروں سے صحیح قیمت پر ان کی پیڈی خریدی جائے اس چیز کو ضرور اہمیت دی جائے کیونکہ وہاں پر ہمارے

جعفرآباد نوے فیصد لوگوں کا ذریعہ معاش ایگریکلچرل پر منحصر ہے تو اس چیز کو ضرور مدنظر رکھا جائے کیونکہ یہ ایک بہت اہم بات ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ایک حقیقت ہے کہ وزیراعظم صاحب نے یہ وعدہ بھی کیا ہے خاص بلوچستان کے زرعی قرضوں کے حوالے سے۔ تو یہ ایوان کی مشترکہ قرارداد ہے آیا اس مشترکہ قرارداد کو تمام ترمیمات کے ساتھ منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور ہوئی)

جناب عین اللہ شمس صاحب، حاجی محمد نواز صاحب اور جناب ظہور احمد بلیدی صاحب ان وزراء صاحبان میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 36 پیش کریں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! یہ ایک اہم قرارداد ہے میں اس کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیش کرو۔

مشترکہ قرارداد نمبر 36

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! سرکاری مشترکہ قرارداد نمبر 36 حاجی عین اللہ شمس، حاجی محمد نواز صاحب اور ظہور احمد بلیدی صاحب کی جانب سے میں وزیر تعلیم پیش کرتا ہوں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ کچلاک تا یارو روڈ مسافت 15 کلو میٹر دورویہ (چوڑا) کرنے جسکا تخمینہ لاگت تقریباً 375.766 ملین روپے ہے دسمبر 2009ء تک مکمل کرنے کی باقاعدہ منظوری ہوئی تھی لیکن بدقسمتی سے کچلاک تک دورویہ روڈ کی تکمیل کے بعد شنید میں آرہا ہے کہ کچلاک سے آگے یارو تک مجوزہ روڈ کو سنگل روڈ میں تبدیل کیا جارہا ہے اور یہ کام نہ صرف عوامی مفادات اور حالیہ جدید ضروریات زندگی کے تقاضوں کے منافی ہے بلکہ عوام میں اضطراب اور ان کے مسائل میں اضافے کے ساتھ ذہنی کوفت اور جانی نقصانات کا باعث بھی ہوگا۔ لہٰذا اس ناقابل تردید حقائق کے پیش نظر NHA کو پابند کیا جائے کہ منظور شدہ پلان کے مطابق وہ NHA روڈ کچلاک تا یارو روڈ کو دورویہ (چوڑا) تعمیر کرنے کی بلا کسی جواز ہدف مقررہ دسمبر 2009ء تک پایہ تکمیل کو پہنچائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 36 پیش ہوئی۔ کیا محرکین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد کی admissibility پر بولنا چاہیں گے۔

وزیر تعلیم: جناب والا! اس میں ایسے ہیں کہ یہ روڈ چونکہ ہمارے ہمسایہ ملک افغانستان تک جاتا ہے اور اس پر بہت ہیوی ٹریفک ہیں جو پہلے سنگل روڈ ہے جس کی وجہ سے آئے دن وہاں پر حادثات پیش آتے رہتے ہیں

اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ already اس کا ٹینڈر دورا ہا روڈ کے لئے ہوا تھا اور اس میں پوزیشن یہ بنتی تھی کہ جتنا بھی نیا بنایا گیا ہے وہ بالکل بہتر حالت میں ہے اگر اس کو چھوٹا کر دیا تو تمام کا تمام لوڈ دوبارہ کچلاک روڈ پر آ جائیگا اور جس سے زیارت کی ٹریفک جا کے ملتی ہے ژوب کی تمام ٹریفک آ کے ملتی ہے اب چونکہ پنجاب کے لوگوں کا سفر چونکہ کچلاک والے روڈ اور زیارت والے روڈ سے ہے اس کی وجہ سے اگر روڈ چھوٹا ہو جائیگا تو اس سے لوگوں کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑیگا تو میری گزارش یہ ہے کہ اس پر دوراہا یا روڈ جو already approved ہے اس کو کیا جائے اگر ابھی چھوڑ دیا تو پھر یہ کبھی نہیں بن سکے گا اور یہ ہمارے لئے ہمیشہ آپ دیکھیں آپ چمن سے جب پشین تک آتے ہیں تو کتنے حادثات پیش آتے ہیں پھر یارو سے لے کر کچلاک تک آتے ہیں تو وہ بہت ہی زیادہ تکلیف ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس روڈ کو دوراہا رہنا چاہیے اور دسمبر تک وہ پابند ہے اس کو مکمل کرے تو برائے مہربانی اس پر رولنگ دیں کہ اس کو پابند ہونا چاہیے اور اس کو مکمل ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولوی عبدالصمد صاحب!

مولانا عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات وجنگلی حیات): شکریہ جناب سپیکر صاحب! کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ اس قرارداد کی میں بھی حمایت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے کچلاک تک پہنچا ہے اس کو آگے بھی چوڑا بنایا جائے کیونکہ منسٹر ایجوکیشن کی قرارداد پڑھنے کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہیوی ٹریفک ہے اور پھر زیارت کی طرف بہت چوڑا ہے اس طرف اگر سنگل کیا جائے تو اس سے بہت بڑا نقصان ہو گا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اسی طرح رکھا جائے۔ ایک اور بات جو میرے ذہن میں ہے کسی نے پرچی بھیجی ہے کہ نواکلی میں گیس کا پریشر بہت کم ہے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ متعلقہ اداروں تک یہ بات پہنچا دیں کہ نواکلی میں گیس کا پریشر بڑھایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے ہم نے نوٹ کیا۔ جی حبیب حسنی صاحب!

وزیر بی۔ واسا اور QGWSP: شکریہ جناب سپیکر! عین اللہ شمس صاحب، حاجی نواز صاحب اور ظہور بلیدی صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں کہ یہاں پر بہت زیادہ ٹریفک ہے چمن اور افغانستان کے لئے اس کو میں سمجھتا ہوں چمن تک بالکل ڈبل کرنا چاہیے اس کے علاوہ اس میں یہ ترمیم بھی کی جائے کہ NHA کے جتنے بھی روڈز ہیں قلات، مستونگ اور کوئٹہ کا روڈ لے لیں گزشتہ سات آٹھ سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ کتنے خوار ہو رہے ہیں جو روزانہ ٹرانسپورٹ کا آنا جانا ہے وہ بیچارے ذلیل وخوار ہو رہے ہیں اور یہی حال سوراب، بسیمہ اور پنجگور کے روڈ کا ہے سوراب بسیمہ روڈ شروع تو کیا گیا ابھی تھوڑا سا

کام کر کے اس کو بھی چھوڑ دیا گیا کہ اس کے لئے فنڈز نہیں ہیں ابھی اس میں بہت زیادہ لوگ خوار ہو رہے ہیں اس میں یہ بھی شامل کیا جائے بسیمہ خضدار کا اور قلات مستونگ کوئٹہ کا کہ ان کو فوراً کمپلیٹ کیا جائے جو لوگ روڈ پر سفر کرتے ہیں ان کو پریشانی ہو رہی ہے اس کے علاوہ NHA اسی طرح کوئٹہ نوشکی کا جو روڈ ہے نوشکی سے تھوڑا اس طرف ایک بہت بڑی پہاڑی ہے اس پر آئے روز حادثات ہوتے رہتے ہیں گزشتہ بیس دن پہلے وہاں پر گاڑی الٹ گئی جس میں تقریباً پندرہ بیس لوگ جان بحق ہو گئے تو اس کے لئے بھی اس کو کاٹ دیا جائے یا tunnel بنا دیا جائے اس کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا محمد سرور منسٹر لیبر اینڈ مین پاور!

مولانا محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): شکریہ جناب سپیکر! میری جو گزارش ہے وہ ایک دوسرے روڈ کے حوالے سے ہے جو لورالائی ڈیرہ غازی خان کے نام سے ہے جس پر جناب سپیکر! کوئی آٹھ سال سے زائد کا عرصہ ہوتا ہے جس پر کام شروع ہے حتیٰ کہ وزیراعظم صاحب کے نوٹس میں بھی یہ بات لائی جا چکی ہے چیئرمین NHA کے نوٹس میں اور سیکرٹری کیمونیکیشن کے حوالے سے بھی سی ایم صاحب نے بات کی لیکن ابھی تک وہی صورتحال ہے اب اس میں جناب سپیکر! جو سب سے زیادہ نقصاندہ بات یہ ہے کہ جو ڈائیورشن بنایا جاتا ہے اس پر نہ تو پانی ڈالا جاتا ہے نہ اس پر کوئی گریڈنگ ہوتی ہے آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان کا سب سے بڑا مصروف روڈ یہی ہے۔ پنجاب کے لئے یہاں کا میوہ یہاں کا کوئلہ یہاں کی دوسری چیزیں منتقل ہوتی ہیں پنجاب کی طرف سے بھی یہی روڈ ہے یا اس طرف سے جو چیز آتی ہے جناب سپیکر! میں خود وہاں ایک دفعہ رک گیا تھا اور ہم نے گنتی کروائی ساڑھے تین سو ٹرک کھڑے تھے جس میں وہ قیمتی میوہ بھی تھا کہ اگر وہ وقت پر منڈی نہ پہنچے تو اس کی پھر وہی قیمت نہیں رہے گی اور زمیندار کو نقصان بھی ہوگا تو ابھی یہ پتہ نہیں کہ یہ اس صوبے کے لوگوں کو کس شکل میں ذبح کر رہے ہیں بہت ساری شکلیں ہیں اس میں ایک شکل یہ بھی ہے کہ ان کے روڈ تھوڑ دو تا کہ وہاں سے جو چیز نکلتی ہے کوئلے اور میوے کی شکل میں اور وہ وقت پر نہ پہنچ سکیں اور مارکیٹ میں ان کی کوئی قیمت نہ بنے تو آپ مہربانی کریں اس کو بھی شامل کر دیں اور آپ ایک رولنگ دیں از راہ کرم! یہاں NHA کا جو بھی نمائندہ ہے اس کو اگر آپ اپنے آرڈر سے بلایا جائے تو کم از کم اس ٹھیکیدار کو یا کمپنی کو پابند کریں کہ جو ڈائیورشن بنایا جاتا ہے اس پر پانی ڈالا کریں جناب سپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ چار پانچ حادثات صرف اس وجہ سے ہوئے ہیں کہ وہ مٹی اتنی اڑتی ہے کہ گاڑی چلانے والے کو کچھ نظر نہیں آتا ہے قلعہ سیف اللہ میں بھی ایکسیڈنٹ سے ہمارے چودہ لوگ شہید ہوئے تھے وہ بھی اسی وجہ سے ہوا تھا اسی روڈ پر چھ ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں ان کی بھی بنیادی وجہ وہی

ہے کہ پانی ڈالا نہیں جاتا اس وجہ سے زیادہ مٹی اڑتی ہے منسٹر کمینوکیشن وہ NHA والوں سے بات کریں یا آپ ان سب کو بلائیں ہمارے جو سیکرٹری بی اینڈ آر اور منسٹر بی اینڈ آر اس طرح آپ اگر مہربانی کر لیں باقی تو سمجھ نہیں آ رہا کہ ہم کہاں کہاں بولیں، بہت شکریہ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر اریگیشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): دو چار دفعہ ہماری کابینہ میں بھی یہ باتیں ہوئی تھیں پریذیڈنٹ اور وزیر اعظم کے سامنے بھی، وہاں کے منسٹر ارباب صاحب بھی یہاں تشریف لائے تھے سیکرٹری بھی آئے تھے NHA کے چیئرمین بھی انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہر مہینے ہم بلوچستان میں visit کر کے NHA کے کام دیکھتے ہیں کہ NHA کیا کام کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں نہ وفاق کو یہاں دلچسپی ہے نہ NHA کو یہ روڈ بن جائے۔ قلات چمن والا روڈ آپ لوگوں کے سامنے ہے ہنگو خضدار ابھی تک وہ اسی طرح پڑا ہوا ہے ہوشاب سوراب کا بھی تقریباً یہی حال ہے تو میں نے پہلے یہ گزارش کی تھی کہ NHA کا کہ نہ روڈ پر کوئی پانی پھینکتا ہے نہ اس کی گریڈنگ ہوتی ہے میں نے پچھلی دفعہ دوستوں سے یہ بات کی میں نے کہا کم از کم NHA کا جو یہاں جی ایم ہے اس کو تو ہم ارسٹ کریں یا اس کو صوبہ بدر کریں آپ کو یاد ہوگا پچھلے دنوں پریذیڈنٹ سے ہماری ملاقات ہوئی تھی میں نے ان سے گزارش کی کہ سر بلوچستان سے ایک سیکرٹری غلطی سے وفاق میں چلا گیا ہے اس کو ہاؤسنگ کا محکمہ دیا گیا ہے بلوچستان کو ہاؤسنگ سے واسطہ نہیں ہے یہاں کوئی ہاؤسنگ نہیں ہے میں نے ان سے یہ گزارش کی کہ جناب احمد بخش لہڑی کو اسی کا سیکرٹری بنائیں کم از کم ہمارے روڈ تو کچھ بن جائینگے میں سمجھتا ہوں کہ اسکو بھی اس قرارداد میں شامل کیا جائے کہ جی اس کو NHA کا چیئرمین یا سیکرٹری بنایا جائے اور روڈز بنیں گے ورنہ بالکل نہیں بنیں گے ایسی بیس قراردادیں ہم لوگ پاس کریں روڈز نہیں بنیں گے پریذیڈنٹ صاحب نے اپنے سیکرٹری کو آرڈر بھی دیا کہ جی احمد بخش لہڑی کی مجھ سے ملاقات کرا دیں لیکن ایک مہینہ گزر گیا ابھی تک اس پر کچھ نہیں ہوا میں کہتا ہوں کہ اگر ہم یہاں سے سارا دن قرارداد پاس کریں میں کہتا ہوں بلوچستان گورنمنٹ فوری ایکشن لے لے NHA کے جنرل منیجر کو یہاں سے صوبہ بدر کیا جائے یا اس کو اریسٹ کریں جب تک وہاں کے وزیر نہیں آئے ہم بات نہیں کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلطان صاحب!

جناب سلطان محمد ترین (وزیر جیل خانہ جات): جناب سپیکر صاحب! میں اس کی تائید کرتا ہوں اور ساتھ یہ بتاتا چلوں کہ اس میں ایک اضافہ ہمارے علاقے کا جو روڈ ہے کیونکہ وہ بارہ فٹ ابھی کر رہے ہیں کم از کم اس

کواٹھارہ فٹ ہونا چاہیے اور ساتھ ہی اس میں تکلیفات زیادہ ہونگی تو یہ میری گزارش ہے کہ آپ اسے پریشر دیدیں کہ جلدازجلداس کام کومکمل کیا جائے اور ہرنائی ٹو سبی روڈ پہلے ٹینڈر بھی ہو چکا ہے لیکن اس پر ابھی تک کام نہیں ہورہا ہے اس پر بھی زیادہ زور دیا جائے کہ اس پر کام جلدی شروع کیا جائے۔Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری اسمبلی! آپ NHAوالوں کوکل بلائیں اسکا جو جنرل منیجر یہاں کا ہے اسکے تمام ڈیپارٹمنٹ کوکل یہاں پر بلائیں اور جس نے قرارداد لائی ہے اسکو بھی ساتھ بلائیں مولوی سرور صاحب اور منسٹر اریگیشن سب کو یہاں بلائیں کل ایک میٹنگ رکھے اور ساتھ ساتھ سوال یہ ہے کہ قرارداد کومنظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد منظور ہوئی۔مولانا عبدالواسع صاحب اور عین اللہ شمس صاحب میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 37 پیش کریں،جی مولوی عبدالصمد صاحب آپ پیش کریں۔

مشترکہ قرارداد نمبر 37

مولانا عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات وجنگلی حیات): مشترکہ قرارداد نمبر 37 منجانب مولانا عبدالواسع اور عین اللہ شمس صوبائی وزراء۔

یہ کہ اغبرگ کا علاقہ کوئٹہ میں ہوتے ہوئے بھی گیس جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہے۔اغبرگ علاقہ سے گیس پائپ لائن صرف سات کلومیٹر پر جبکہ علاقے کو آج تک گیس فراہم نہیں کی گئی ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اغبرگ علاقہ کو جلدازجلد گیس فراہم کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 37 پیش ہوئی۔محرکین میں سے کوئی ایک اپنی قرارداد کی admissibility پر کچھ بولنا چاہیں گے؟

جی سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میر ظفر اللہ زہری اپنی قرارداد نمبر 38 پیش کریں۔جی منسٹر ہوم!

قرارداد نمبر 38

میر ظفر اللہ خان زہری (وزیر داخلہ): شکریہ جناب سپیکر! ہرگاہ کہ ملک میں موجودہ بگڑتے ہوئے امن وامان کی صورتحال میں اراکین اسمبلی اور وزراء کو ہر وقت خطرات کا سامنا رہتا ہے۔کیونکہ خودکش حملے اور

ریموٹ کنٹرول بموں کے حملوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔عوامی نمائندوں کی حیثیت سے یہ وزراءاور اراکین اسمبلی اپنی زندگیاں ہتھیلی پر رکھ کرعوام کی خدمت کے پیش نظر بار ہا ہر ایک کو اپنے اپنے حلقہ انتخاب جانا پڑتا ہے دوسری طرف ملک کی بگڑتی ہوئی موجودہ صورتحال میں عوام سے منتخب نمائندوں کو ناتا توڑنا زیادہ خطرناک ثابت ہوگا۔اس طرح جانی خطرے کے پیش نظر یہ وقت کی ضرورت ہے کہ وفاقی حکومت تمام منتخب نمائندوں کو ڈیوٹی فری بلٹ پروف گاڑیوں کی بلاتاخیر فراہمی یقینی بنائے۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ کے تمام وزراءاور اراکین اسمبلی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے ڈیوٹی فری بلٹ پروف گاڑیاں درآمد کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ کوئی بھی رکن اسمبلی اپنے حلقہ انتخاب کو ضرورت کی اس گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ جناب سپیکر!اس کو کل میں نے submit کیا تھا اس میں ماڈل کا کوئی قید و بند اس سے تھوڑا سا مستثنیٰ قرار دینا تھا یہ اس میں add کیا جائے کیونکہ کسی کو اپنے ذاتی حوالے سے پرچیز کرنا ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد نمبر 38 پیش ہوئی۔محرک اپنی قرارداد کی admissibility پر کچھ بولنا چاہیں گے ابھی آپ اس پر بولیں۔

وزیر داخلہ: جناب سپیکر!اس میں میں نے کل یہ submit کیا تھا کہ ماڈل کا کوئی قید و بند اس میں نہیں ہونا چاہیے شاید کوئی miss ہو گیا ہے آپ کی اسمبلی سے اگر یہ ذاتی حوالے سے کوئی پرچیز کریگا میرے خیال گورنمنٹ کی پالیسی یہی ہے کہ دو سال پیچھے آپ جا کے ماڈل لے سکتے ہو اس کے نیچے کا ماڈل نہیں لے سکتے جو خریدار ہوگا اس کو آسانی ہوگی بجٹ پر بھی میرے خیال میں کوئی بوجھ نہیں پڑیگا ہر کوئی اپنے ذاتی حوالے سے پرچیز کریگا یہ ہمارے جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں یہ ہمارے ملک اور قوم کا سرمایہ ہیں یہ اپنے عوام کے لئے جیتے ہیں اس ملک کے لئے اس قوم کے لئے جیتے ہیں اور یہ میں نے ضرورت محسوس کی میرے خیال ہے کہ اس ایوان میں جتنے بھی میرے کولیگ بیٹھے ہوئے ہیں اس قرارداد کی حمایت کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟ جی۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب سپیکر!میں وزیر داخلہ کی اس اہم قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں کہ ملک کے بشمول بلوچستان تمام پاکستان میں حالات آپ کے سامنے ہیں آئے دن بم بلاسٹ ہو رہے ہیں ریموٹ کنٹرول بم سے اٹیک کیا جا رہا ہے اور یہ عوامی نمائندے ہیں اپنے حلقوں میں جاتے ہیں شہر میں جاتے ہیں پبلک کے کام سے دفتروں میں جاتے ہیں تو اس کی سخت ضرورت ہے کہ بلٹ پروف مائنز پروف گاڑی

پیسہ ان کا گورنمنٹ صرف وہ جو خریدار ہے وہ خود خریدے گا لیکن اس کا ڈیوٹی ٹیکس اتنا زیادہ ہے کہ وہ بھر نہیں سکتے۔ لہٰذا عوامی مفاد کے تحت جو قرارداد ہے اس کو منظور کیا جائے اور جس طرح میر ظفر اللہ خان نے کہا کہ اس کے لئے ماڈل کا قید و بند نہ ہو ماڈل اگر اوپر ہو تو ہو سکتا ہے کہ پچاس لاکھ ہو کوئی نہیں خرید سکے اگر ماڈل نیچے ہوگا تو اس وقت دس لاکھ ممکن ہے کوئی اس کو خرید سکے ماڈل کا قید و بند نہ ہو اور ڈیوٹی فری کیا جائے تا کہ جو باحیثیت ہے وہ اس کو خرید سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر لاء صاحبہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور وانفارمیشن ٹیکنالوجی: جناب سپیکر جیسا کہ منسٹر ہوم نے یہ قرارداد پیش کی اور میرے خیال میں جتنے بھی ہمارے ارکان بیٹھے ہیں ہم سب اس کی حمایت کرتے ہیں اور میں بھی اس کی بھرپور حمایت کرتی ہوں ایک وجہ تو یہ ہے کہ جیسے ملکی حالات ہیں ایک تو اس کی وجہ سے اور دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان ایک بہت بڑا صوبہ ہے ہمارے دور دراز علاقے ہیں اور سڑکوں کی بات تو ہوگئی پہلے بھی ہوئی تھی کہ سڑکیں ہماری خراب ہیں اور دشوار گزار علاقے ہیں جہاں پر ہمیں جانا پڑتا ہے distances ہمارے دور ہیں تو میں سمجھتی ہوں یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارے جو وزراء یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ عوام کے لئے کام کرتے ہیں اور آئے دن اپنے ڈسٹرکٹ کو یہ لوگ visit کرتے ہیں تو یہ بہت ضروری ہے کہ ان کے لئے بلٹ پروف گاڑیاں ہونی چاہئیں اور ساتھ ساتھ جیسے ماڈل کی بات ابھی کی جارہی ہے تو اس میں یہ ہے کہ قید و بند نہیں ہونا چاہیے اگر دو یا تین سال پرانی گاڑی مل جائے اور اس کا ڈیوٹی ٹیکس ریلکس کیا جائے میرے خیال میں یہ بہتر ہے میں اپنے ہوم منسٹر کی جانب سے اور جتنے بھی یہاں پر ارکان بیٹھے ہوئے ہیں سب اس کی حمایت کرینگے اور میں بھی بھرپور اس کی حمایت کرتی ہوں، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی قرارداد میں یہ دو سال کا شامل کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد منظور ہوئی۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر کھیل وثقافت بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور وانفارمیشن ٹیکنالوجی: وزیر کھیل اس وقت موجود نہیں ہیں تو یہ میں پیش کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور وانفارمیشن ٹیکنالوجی: شکریہ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔ ایسا نہ ہو کہ میڈیا والے کہے کہ دو دفعہ پاس ہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور وانفارمیشن ٹیکنالوجی: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) منظور ہوا۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میر ظہور حسین کھوسہ! پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: میں اس ایوان کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ بے نظیر سپورٹ پروگرام ایک بہت اچھا پروگرام ہے جس سے غریب لوگوں کے لئے تھوڑا بہت سپورٹ ہوتا ہے تو میں نشاندہی کروں گا کہ صحبت پور میں ڈاکخانہ کا عملہ اوّل تو انکو پیسے ٹائم پر نہیں دیتا ہے وہ خواتین چار پانچ مرتبہ آتی ہیں

تو ہر دفعہ پچاس سوروپے انکے کرایوں میں خرچ ہوجاتے ہیں اوراس سے پہلے عید کے موقع پر تین ہزار روپے فی کس تین مہینے کے آئے تھے پانچ سوروپیہ ڈاکخانہ کے عملہ نے ان سے بطور رشوت لیا وہ لوگ مجبور ہیں تین تین سوروپے کرایوں میں چلے گئے بقایا بائیس سوروپیہ۔ ابھی ایک ہزار سے کیا بنتا ہے اسطرح گزشتہ مہینے وہاں پر بے نظیر سپورٹ پروگرام کا پیسہ آیا تو دوسوروپے فی کس ڈاکخانہ والے لئے دوسوروپے کرایہ چار سوروپے چلے گئے بقایا چھ سوروپیہ ان کو ملتا ہے تو ایک اہم ایشو ہے اوراسکے اوپر کوئی منسٹر صاحب جوابی ایکشن بھی لیں اوراس عملے کے اوپر انکوائری کی جائے کہ انہوں نے یہ حرکت کیوں کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کھوسو صاحب! ہم نے نوٹ کرلیا۔ سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں۔

Secretary Assembly: Now I shall read the order of the honorable Governor Balochistan .

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi , Governor Balochistan , hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Friday , the 23rd October 2009 .

sd/

(**Nawab Zulfiqar Ali Magsi**)

Governor Balochistan

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 30 منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا)

☆☆☆

.ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi, Governor Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Friday the 23rd October, 2009, after the Session is over

جناب ڈپٹی سپیکر۔اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر تیس منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا۔